مجلّہ دابق8 کے مضمون کا اردو ترجمہ

THE ALLIES OF

AL-QA’IDAH IN SHAM

شام میں القاعدہ کے حلیف

ترجمہ دعوتِ حق

ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے عراق کے قومیت پرست گروہوں کو اپنی نصیحت میں کہا:

’’وہ جوملک کی خاطر‘ اور وطن پرستی وقوم پرستی کے پرچم تلے لڑتے ہیں، انہیں میں کہتا ہوں، کیا رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی نہیں آیا تھا - جیسا کہ بخاری اور مسلم نے ابو موسیٰ الاشعریؓ سے روایت کیا ہے - اور اس نے کہا تھا، **’یا رسول اللہ، جہاد فی سبیل اللہ کیا ہے؟ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے یا حمیت کے جذبہ کے تحت لڑتا ہے؟‘** رسول اللہ ﷺ نے اس کی جانب اپنا سر اٹھایا اور فرمایا، **’جو کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ اعلائے کلمہ اللہ ہو، تو صرف وہی فی سبیل اللہ لڑتا ہے۔‘** النووی، ابن حجر اور دیگر نے کہا ہے کہ ’حمیت‘ سے مراد یہ ہے کہ

فخر' غیرت 'یا اپنے قبیلے برادری کے دفاع کی خاطر لڑا جائے۔ بلکہ حافظ ابن حجر نے تو 'الفتح' میں یہاں تک کہا، **'یہ ممکن ہے کہ حمیت کی وجہ سے لڑنے سے مراد کسی ضرر کو ہٹانے کے لئے لڑنا ہو اور غصے کے سبب لڑنے سے مراد کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لئے لڑنا ہو'** تو کیا تمہاری لڑائی ، اے لوگو، اس امرسے تجاوز کر گئی ہے جس کے بارے میں نبی ﷺ نے خبردار کیا تھا؟ بلکہ یہ (حمیت/غصہ) تو تمہارے مقصد کی انتہائی حد ہے،جبکہ اللہ کی شریعت کو جو مطلوب ہے وہ بعینہٖ وہی ہے جو حافظ ابن حجر نے 'فتح الباری' میں کہا ہے، **'لڑائی اس وقت تک فی سبیل اللہ نہیں ہوتی جب تک اس (لڑنے والے) کے لڑنے کا واحد مقصداعلائے کلمۃ اللہ نہ ہو'** ملک کو آزاد کرانا اور دیگر اہداف اس میں ضمنی نتیجے کے طور پر داخل ہو تے ہیں مگر اصل مقصد کے طور پر نہیں۔ تم اس طرز کی لڑائی کا ضررجان چکے ہو کیونکہ آج زیادہ تر عرب حکمران قومیت کے پرچم تلے لڑی جانے والی جنگوں کے نتیجے میں بر سرِ اقتدارآئے ہیں۔ تم انجام کو کیسا دیکھتے ہو؟ کیا یہ دنیا و آخرت کا خسارہ نہیں ہے؟'' [اللقاء الثاني (دوسرا انٹرویو)]

امیر المؤمنین ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''قوم پرستی اور حب الوطنی کا تصور دین کے کئی بنیادی اصولوں کی مخالفت کرتے ہوئے گویا دین سے متضاد ہے۔ پہلا(اصول): لوگوں کو دوسروں پر تقویٰ کی بنیاد پر ترجیح دینا نہ کہ ان کے خون کی بنیاد پر۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ **لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو، اوراللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔** [الحجرات: 13]۔ دوسرا (اختلاف): یہ عقیدۂ ولاء والبراء کی نفی کرتاٗ – جو دین کا ایک عظیم بنیادی اصول ہے – اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔ عرب عراقی عیسائی ان کا بھائی ہے جس کو تمام حقوق میسر ہیں جبکہ انڈین یا ترک مسلمان کو کوئی حقوق میسر نہیں۔ ان لوگوں کی شریعت عقبہ بن ابی معاط اور ابو جہل کو بلال حبشی (ؓ)اور سلمان فارسی (ؓ)پر ترجیح دینا لازم ٹھہراتی ہے۔ تیسرا (اختلاف): یہ اہلِ ایمان کے درمیان بندھن کی نفی کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **'ایک مؤمن دوسرے مؤمن**

کے لئے عمارت (کی اینٹوں) کی طرح ہے، ایک حصہ دوسرے کو تھامے رکھتا ہے (گرنے نہیں دیتا)۔‘ [اسے بخاری اور مسلم نے ابو موسیٰ الاشعری ؓ سے روایت کیا ہے] انہوں نے یہ بھی فرمایا، **’مسلمانوں کی مثال (صفت) آپس میں محبت ،باہمی ترحم اور آپس میں شفقت کے لحاظ سے ایک جسم (اور بدن) کے مانند ہے، اگر اس (بدن) کا ایک عضو کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو بدن کے تمام اعضاء بخار اور بے خوابی میں اس کا ساتھ دیتے ہیں۔‘** [اسے بخاری و مسلم نے نعمان بن بشیر ؓ سے روایت کیا ہے]۔... چوتھا (اختلاف): یہ جاہلیت اور عصبیت کی دعوت و تبلیغ کی بنیاد پر قائم ہے۔ فرمان الٰہی ہے: **﴿إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ﴾ ’جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی‘** [الفتح: 26]۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **’وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی طرف بلائے۔‘**[1] [اسے ابو داود نے جبیر بن مطعم ؓ سے روایت کیا ہے]۔‘‘ [اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین (مؤمنوں پر نرم اور کفار پر سخت)]

امیر المؤمنین ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا:

’’افسوس کے ساتھ، سیکولرازم کے بعض ناتجربہ کاروں نے قابضین کے جھوٹ کو پھیلایا، اس کے لئے بنیاد تشکیل دی، اس کے حق میں بحث کی، اور قوم پرستی اور حب الوطنی کے (جذبات کے) نام پر اندھے پن کا پرچم بلند کیا، جو کہ دونوں ہی (جذبات) ہوبہو وہ عنصر ہیں جن پر مجوسی ریاست کا قانون مشتمل ہے۔ انہوں نے عراقی وسائل – بالخصوص پانی اور تیل – کو ان کی ملکیت بنا دیا جو عراقی شہریت کے حامل ہوں! سو اگر رسول اللہ ﷺ ہماری زمینوں کی جانب ہجرت کرتے تو پھر کیا ہوتا؟ بلاشبہ انہوں نے اپنے علاقے کے بجائے ایک دوسرے علاقے کی جانب ہجرت کی اور اپنے گھر کی بجائے ایک دوسرے گھر میں رہائش اختیار کی۔ تو پھر کیا اِن لوگوں کے اصول کے مطابق وہ وسائل رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کے لئے حلال تھے؟ نہیں، چنانچہ ان ﷺ کے لئے اور ان کے بعد آنے والے مہاجرین کے پاس اقتدار اور قیادت ہونا، تو ایسا ہونے کے لئے اِن لوگوں کی جانب سے سخت

---

[1] مکمل حدیث: **’’وہ شخص ہم میں سے نہیں جوعصبیت کی طرف بلائے ، نہ وہ ہم میں سے ہے جوعصبیت کے سبب جنگ کرے، اور نہ وہ ہم میں سے ہے جو عصبیت پرمرے۔‘‘**

ترین اختلاف کا سامنا کرنا ناگزیر ہے! کیسے نہ ہو، جبکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا کہ عراق سب عراقیوں کے لئے ہے اور اس کے وسائل تمام عراقیوں کی ملکیت ہیں، جی ہاں تمام عراقیوں کے لئے، چاہے وہ شیطان پرست یزیدیوں میں سے ہوں یا صابئین مندائیان میں سے۔ ان لوگوں کے نزدیک ان سب کو برابر حقوق حاصل ہیں چاہے وہ سنی مسلمان ہو یا رافضی مجوسی! انہیں اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ یہ عراقی ہمارے رب ذوالجلال کی عبادت کرتا ہے یا کسی سرکش شیطان کی، اس کے حقوق بہرحال محفوظ رہیں گے۔ اے موحدین! ہمارا منہج یہ ہے کہ مسلمان ہمارا بھائی ہے چاہے وہ فلپائنی ایشیائی ہو اور شیطان پرست ہمارا دشمن ہے چاہے وہ قطعی طور پر عراقی ہو'' [فأمّا الذبد فیذھب جفاء (جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے)]

25

دسمبر 2014 کو ادلب میں جبہۃ شامیہ (شامی فرنٹ) کا اعلان کیا گیا۔ یہ جبہۃ ''اسلامیہ'' (اسلامک فرنٹ)، ''مجاہدین'' آرمی، ''نور الدین زنگی'' موومنٹ، ''فاستقم کما امرت''، جبہۃ الاصالۃ والتنمیۃ، اور حالیہ ترین حزم موومنٹ پر مشتمل ہے۔ ان میں سے اکثر جماعتیں قوم پرست سیرین ریوولوشنری کمانڈ کونسل (مجلس قیادۃ الثورۃ السوریۃ) کی رکن ہیں۔ یہ تمام جماعتیں خلیجی حکومتوں سے، یا

سی آئی اے سے ، یا سیرین نیشنل کولیشن سے، یا فری سیرین آرمی سپریم ملٹری کونسل سے فرضی ’’غیر مشروط‘‘ امداد وصول کرتی ہیں جبکہ یہ ان میں سے کسی سے ’’وابستہ نہیں‘‘ ہیں۔ ’’فروری 2015‘‘ میں اس نئے فرنٹ نے کرد آٹونومس ڈیموکریٹک ایڈمینیسٹریشن اور پیپلز پروٹیکشن یونٹ (وائی پی جی) – جو ڈیموکریٹک یونین پارٹی (پی وائی ڈی) کی مسلح شاخ ہے، جو کہ کردستان ورکرز پارٹی (پی کے کے) کی شامی شاخ ہے – کےساتھ عفرین میں شریعت نافذ کرنے پر اتفاق کیا! یہ قوم پرست ’’اسلامیان‘‘جس طریقہسے مارکسٹوں اور جمہوری سیکولروں کے شانہ بشانہ شریعت نافذ کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں وہ قطعاً ناقابلِ فہم ہے! ایک سوال جو اُن سے پوچھا جانا چاہیے‘ وہ یہ ہے کہ عین الاسلام میں پی کے کے کی پشت پناہی کرنے والے صلیبی جہاز’’شریعت‘‘ کے نفاذ میں مدد کریں گے یا نہیں...!؟

قوم پرست ’’اسلام ازم‘‘ کا قوم پرست سیکولرازم کے ساتھ مل کرکام کرنا تا کہ ایک ایسی قومی حکومت قائم کی جائے جس میں ’’اسلام‘‘ اور جمہوریت کے عناصر دستوری ڈھانچے کے اندر پائے جائیں؛ یہ نقشہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا مصر، لیبیا، اور تونس نے تجربہ کیا ہے۔اپنے اپنے حصے کے حصول کی خاطردونوں اطراف کے بالآخر تقسیم و جدا جدا ہو جانے کی توقع کرتے ہوئے صلیبی آرام سے بیٹھے انتظار کرتے ہیں کہ اس طرف کی حمایت کریں جو دوسری طرف کے خلاف ان (صلیبیوں)کے مفادات کے لئے زیادہ موزوں ہو۔ دونوں اطراف زیادہ سے زیادہ ارتدادکا مظاہرہ کرنے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرتی ہیں تا کہ صلیبیوں اور ان کے حلیفوں – عرب طواغیت - کی طرفداری حاصل کر سکیں۔

اگرچہ یہ کھیل ان پر واضح ہے جو ایمان اور حالاتِ حاضرہ کی معقول فہم رکھتے ہیں، تا ہم یہ شام کے دعویدارانِ جہاد (جبہۃ الجولانی)پر مبہم رہا ۔ یہ گمراہ اُن صحوہ گروہوں کے ساتھ مل کر الٹا دولۃ اسلامیہ کے خلاف لڑتے رہے جنہوں نے بعدمیں جبہۃ شامیہ تشکیل دی، اور ساتھ ہی ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتے رہے کہ یہ (صحوہ)گروہ مخلص مجاہدین کے فوجی دستے ہیں۔ جبہۃ الجولانی ان گروہوں کو بیان کرتے ہوئے جس ’’اخلاص‘‘ پر زور دیتے ہیں ، وہ دن بہ دن واضح تر ہوتا جا رہا ہے۔

ذیل میں جبہہ شامیہ کے پولیٹیکل اور میڈیا ڈپارٹمنٹ کے سربراہ - زکریا ملاحفجی – کی ایک تقریر کا مسودہ ہے جو’’ریوولوشنری فورز آف ادلب‘‘ کے زیر اہتمام ترکی میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں بتاریخ ’’1 مارچ 2015‘‘ کی گئی تھی۔ اس نے کہا:

’’انقلابیوں کے مطالبات کے جواب میں اور ادلب میں انقلاب میں شامل عوام الناس کے وحدت و تنظیم پر اصرار -تا کہ ظلم و استبداد کا مقابلہ کیا جا سکے - کے رد عمل میں، اور جبہہ شامیہ کے نام پر، میں آپ کے سامنے کچھ مستحکم اصولوں کی پھر سے توثیق کرنا چاہتا ہوں۔‘‘

1- جبہہ شامیہ شام کے عظیم انقلاب کا حصہ ہے جس کی قوتوں کو فتح کے حصول کے لئے لازما متحد ہونا چاہیے۔اتحاد فتح کی جانب واحد راستہ ہے۔ تقسیم ہمیشہ مجرم حکومتی نظام کے مفادات کو پورا کرتی ہے۔‘‘

2- جبہہ شامیہ ایک جماعت ہے جو شام اور شام کے لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ شام کو سب شامیوں کے لئے تصور کرتی ہے۔ شامی قوم اور شامی عوام کوایرانی قبضے سے آزاد کرانا اور

اسد حکومت کا تختہ الٹنا ہمارے بنیادی اہداف ہیں تا کہ ظلم کا خاتمہ ہو اور آزاد ملک کا قیام عمل میں لایا جائے۔‘‘

3- ہم شام کی قومی شناخت کو شام کے عوام کے تمام حلقوں کی شناخت تصور کرتے ہیں: عرب کرد، ترک، سرکیشیائی، آشوری، اور شامی عوام، اور اسی طرح دیگر مذہبی حلقے۔‘‘

4- شام جیسا کہ یہ اس وقت عالمی سطح پر تسلیم شدہ جغرافیائی سرحدوں کے ساتھ موجود ہے، یہ تمام شامی لوگوں کے لئے ایک ملک ہے۔ جبہہ کسی قسم کے گروہی‘ سیاسی‘ یا عصبی ایجنڈے یا امنگ کے تحت شام کی تقسیم یا تشکیل کو ردکرتا ہے۔‘‘

5- ساری دنیا جانتی ہے کہ شامی حکومت علاقے میں بدترین دہشت گردی کی کفالت کررہی تھی اور لگاتار کرتی چلی جا رہی ہے۔ اس نے دہشت گردوں کے جتھوں کی تربیت اور تنظیم کی ہے اور ان کے ذریعے تمام ہمسایہ ممالک میں دہشت گردی کی کاروائیاں اور قتل کی وارداتیں کی ہیں۔ آج اس حکومت نے انہیں مدد کے لئے پکارا ہے اور انہیں شامی عوام کے انقلاب کے خلاف اپنی جنگ میں استعمال کیا ہے۔‘‘

6- یہ بات ہم سب پر عیاں ہے کہ شامی انقلاب کو علاقے کی انتہائی متکبر دہشت گردی کی حکومتوں کے اتحاد کا سامنا ہے ۔ اس اتحاد کی رہنمائی ایران کر رہا ہے جس نےشام میں کئی علاقوں پر قبضہ جما رکھا ہے۔دریں اثناء، عالمی برادری اور اس کے اداروں نے شامی عوام کے جاری قتلِ عام – جو چار سالوں سے جاری ہے - کو روکنے کےاپنے اخلاقی اور قانونی فریضے کی ادائیگی کی اپنی ذمہ داری کو ترک کیا ہوا ہے۔ انہوں نے ان پر امن شہریوں کو حفاظت فراہم نہیں کی جو انقلاب کے پہلے پورے سال کے دوران مختلف احتجاجی مظاہروں میں باہر نکلے۔‘‘

7- جبہہ شامیہ شامی عوام کے بھائیوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہے، جن میں سر فہرست ترکی‘ سعودیہ عرب‘ اور قطر ہیں، اور اسی طرح دیگر ممالک، یہ ان سے گزارش بھی کرتا ہے

کہ شامی عوام کو ایرانی قبضہ‘ ایرانی جتھوں‘ اور حکومتی جرائم سے بچانے کے لئے ایک پر عزم موقف اختیار کریں ۔‘‘

8- جبہۃ شامیہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ ڈمیسٹورا کی تجویز شام کے سیاسی حل کے طور پر کوئی منصوبہ پیش نہیں کر رہی، نہ ہی اس نے کوئی تحریری دستاویز پیش کی، بلکہ الٹا وہ حکومت کو اس کی مسلسل ناکامیوں سے بچانے اور اسے دوما، درعا، اور باقی تمام شامی علاقوں کو پامال کرنے کا موقع فراہم کرنے کے لئے الیپو میں جنگ بندی کی تجویز پیش کرتا ہے ۔ ڈمیسٹورا جنیوا I اور II کانفرنسوں کے فیصلوں کو پھلانگنا چاہتا ہے، جن پر انقلابی اس شرط کے تحت متفق ہو گئے تھے کہ اس کاپہلا فیصلہ مجرم حکومت کی تبدیلی اور ایک آزاد اور خودمختار شام کی جانب تبدیلی ہوے بھائیو! یہ بات ہمارے لئے ڈمیسٹورا اور دوسروں کی تجاویز کی جانب ایک متحد موقف جاری کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہے، متفرق مواقف نہیں، کیونکہ شہداء کے خون اور شامی انقلاب کی عوام الناس کے روبرو یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔‘‘

9- جبہۃ شامیہ انقلابیوں کے مختلف تنازعات میں اسلحہ کے ساتھ فیصلوں کو روک تھام کے لئے مخلصانہ کوششوں کی پرزور انجام دہی کی دعوت دیتا ہے۔ ان تنازعات کا آخری واقعہ ادلب میں وقوع پذیر ہوا۔ یہ امر ایک خودمختار عدالت کی ضرورت پر زور دیتا ہےتا کہ معاملات کو سلجھایا جا سکے اور خون ریزی سے بچا جائے جو کہ مجرم حکومت کے مفاد کو پورا کرتی ہے۔ ‘‘

10- ہم یہاں حاضر ہونے والے بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اور ہم سیرین نیشنل کولیشن اور شامی عبوری حکومت میں بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ ادلب میں انقلابیوں کو مستقل اور منظم حمایت کی فراہمی کا سلسلہ جاری رکھیں اور شامی عوام کے حلیفوں اور دوستوں کے ساتھ متواتر کام کرتے رہیں تا کہ وہ اس مدد اور حمایت کو ختم یا کم نہ کردیں، پس یوں مجرم نظام سے مقابلہ جاری رکھا جا سکے۔ ہم اپنی عوام الناس کو بھی دوبارہ یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ ہم اللہ کی مدد سے یا شہادت پانے یا کامیابی حاصل کرنے کاسلسلہ جاری رکھیں گے۔آخر میں ہم اس اجتماع

کو سلام کرتے ہیں، جس سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ یہ انقلاب کے لئے ایک متحد محاذ بن جائے گا جو سارے ادلب شہر اور اس سے آگے تمام شامی علاقوں کو بھی اپنے اندر شامل کرلے گا، کیونکہ یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ جب ہم متحد ہوں گے تو حکومت ڈھے جائے گی۔ اور آخر میں ہم آپ سب کے شکر گزار ہیں۔‘‘

یہاں اس کے گمراہ الفاظ کا خاتمہ ہوتا ہے... چنانچہ، شام میں القاعدہ کے حلیفوں کے مطابق مسلمان‘ عیسائی(آشوری/سریانی) اور نصیری‘ رافضی‘ دروزی‘ اور اسماعیلی کے درمیان کوئی فرق نہیں؛ شام ان سب کے لئے ایک ملک ہے! شام میں القاعدہ کے حلیفوں کے مطابق سیرین نیشنل کولیشن، شامی عبوری حکومت، اور ترکی‘ آل سعود‘ اور قطری حکومتیں سب ان کے بھائی بند ہیں![2] شام میں القاعدہ کے حلیفوں کے مطابق قومیت پرستی اور انقلاب پر متحد ہونا توحید اور حق پر منقسم ہونے سے زیادہ اہم ہے! اور یہ گمراہ بیانات جاری کرتے وقت وہ قوم پرست جاہلیت کے نصب شدہ جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوتے ہیں ، جو دو صلیبیوں کا جھنڈا ہے – سائیکس اور پیکوٹ!

[2] ارتداد کے گروہ صحوہ‘ اہلِ اسلام (دولہ اسلامیہ کے مہاجرین و انصار جن پر وہ خوارج کا لیبل لگاتے ہیں) کو قتل کرتے ہیں اور اہلِ شرک (سیرین نیشنل کولیشن اور شامی عبوری حکومت کے مرتدین جن کو وہ بھائی کہتے ہیں) کو چھوڑ دیتے ہیں!

عبدالعزیز سلامہ جبہہ شامیہ کا رہنما

وہ سوال جو جہادی دعویداران کے ہر پیروکار کو پوچھنا چاہیے: جبہۃ الجولانی قیادت نے دولہ اسلامیہ کے خلاف ان گروہوں کے ساتھ رفاقت کیوں اختیار کی؟ ان کے بارے میں (اسلام کا) کیاحکم ہے جو دولہ اسلامیہ کے خلاف ان اور ان سے بھی بدتر گروہوں کے ساتھ مل کر مختلف آپریشنز رومز اور معاہدوں میں داخل ہوئے؟ ان کے بارے میں کیا حکم ہے جنہوں نے دولہ اسلامیہ کے خلاف ان اور ان سے بھی بد تر گروہوں کے ساتھ تعاون اور ہم آہنگی کی؟ یہ گروہ اعلانیہ طور پر جاہلانہ قومیت پرستی کے بیہودہ بیانات کیوں جاری کرتے ہیں – جبکہ ان کے اکثر بیانات کفر یہ ہوتے ہیں – اس کے باوجود جبہۃ الجولانی ان غلطیوں کو نظر انداز کیے جا رہا ہے اور ان کی اعلانیہ تردید نہیں کرتا (اور بسا اوقات تو ان کا دفاع تک کرتا ہے!)، الٹا اپنی میڈیا مہم کو دولہ اسلامیہ کے خلاف مرکوز کیے ہوئے ہے؟ کیا دولہ اسلامیہ کی فرضی ''غلطیوں'' کے مقابلے میں قوم پرستوں کی غلطیاں معمولی ہیں!؟

آخر میں، حزم اور سیریا ریوولوشنریز فرنٹ (جبہۃ الجولانی کے سابقہ حلیفوں) کے درمیان اور ''مجاہدین'' آرمی، ''زنکی''، ''فاستقم کما

امرت‘‘، جبہہ الاصالہ والتنمیہ، اور جبہہ’’اسلامیہ ‘‘ کے درمیان اصل فرق کیا ہے؟ یہ محض داڑھیوں کی لمبائی میں کچھ سینٹی میٹروں کا فرق ہے اور مرسی اور سیسی میں ظاہری فرق جیسا ہے، جن دونوں نے طاغوتی قوانین کے ساتھ حکومت کی اور مجاہدینِ سینا کے خلاف مہمیں چلائیں!

جبہہ الجولانی کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کا دولۃ اسلامیہ کے مجاہدین و انصار کے ساتھ غداری کرنے کا نتیجہ صحوات کا جبہہ الجولانی کے ساتھ غداری کی صورت میں نکلے گا، اور ایسے کچھ امور کا آغاز پہلے ہی ہو چکا ہے...